اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

رجسٹرڈ ایل ۵۳۸۱

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

فی پرچہ ۱؍

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۶؍

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۲؍

جلد ۱۸	مطابق ۱۹ جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۹ھ	یوم سہ شنبہ	مورخہ ۱۱ نومبر سنہ ۱۹۳۰ء	نمبر ۵۷

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ حضور نے سائمن رپورٹ پر جو تبصرہ رقم فرمایا ہے۔ اس کے اردو ایڈیشن کی کتابت ہو رہی ہے۔ چونکہ وہ ایک ضخیم کتاب کی شکل میں شائع ہوگی۔ اس لئے اس کی اشاعت کے لئے کچھ دنوں کا انتظار کرنا چاہیئے۔ جلد سے جلد اشاعت کی کوشش کی جا رہی ہے۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری۔ مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل۔ اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی شیعوں سے مناظرہ کے لئے پٹھان کوٹ تشریف لے گئے۔

مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل جن کی خدمات کچھ عرصہ کے لئے جامعہ احمدیہ میں منتقل کیگئی تھیں۔ اب پھر نظارت دعوۃ و تبلیغ میں مبلغ کے طور پر لے لئے گئے ہیں:

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم کیونکر خدا تعالےٰ کو راضی کریں

عزیزاں بے خلوص و صدق نکشایند راہے را ۔ مصفا قطرہ باید کہ تا گوہر شود پیدا

اے میرے دوستو جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے۔ جن سے وہ راضی ہو جائے آج تم تھوڑے ہو۔ اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو۔ اور ایک ابتلا کا وقت تم پر ہے۔ اُسی سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے ہر ایک طرف سے کوشش ہوگی۔ کہ تم ٹھوکر کھاؤ۔ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے۔ اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑینگی۔ اور ہر ایک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دکھ دیگا۔ وہ خیال کریگا۔ کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے۔ اور کچھ آسمانی ابتلا بھی تم پر آئینگے۔ تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اس وقت سُن رکھو۔ کہ تمہارے فتحمند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل تمسخر کی باتیں کرو۔ یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں۔ تو تمہارے دل سخت ہو جائینگے۔ اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہونگی۔ جن سے خدا تعالےٰ نفرت کرتا ہے۔ اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا کرو۔ کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو۔ ایک خلقت کی۔ اور دوسری خدا کی بھی۔

یقیناً یاد رکھو۔ کہ لوگوں کی لعنت اگر خدا تعالےٰ کی لعنت ساتھ نہ ہو کچھ بھی چیز نہیں۔ اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے۔ تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر وہی ہمارا دشمن ہو جائے۔ تو کوئی ہمیں پناہ نہیں دے سکتا۔ ہم کیونکر خدا تعالےٰ کو راضی کریں۔ اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو۔ اس کا اس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا۔ کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں۔ اور بغیر تقویٰ کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے۔ کہ ان تمام نقصانوں سے بچکر خدا تعالےٰ کی طرف قدم اُٹھاؤ۔ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ (اخبار الحکم ۳۰ جون ۱۸۹۹ء)

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ لاہور کے کارکن

سکرٹری تعلیم و تربیت میاں عبدالعزیز صاحب۔ سکرٹری امور عامہ میاں فضل کریم صاحب۔ سکرٹری دعوۃ و تبلیغ ملک فضل احمد صاحب۔ سکرٹری تالیف میاں معراج الدین صاحب۔ سکرٹری ضیافت میاں عبدالمجید صاحب۔ سکرٹری مال بابو فضل الدین صاحب۔ قاضی۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔

جماعت احمدیہ سیدوالہ کے کارکن

جنرل سکرٹری نور محمد صاحب۔ سکرٹری مال میاں محمد یوسف صاحب۔ پریذیڈنٹ۔ شیخ امام الدین صاحب۔ سکرٹری تعلیم و تربیت۔ میاں محمد الدین صاحب۔ امین۔ میاں غلام محمد صاحب۔

جماعت احمدیہ شیخوپورہ کے کارکن

پریذیڈنٹ سید سردار احمد صاحب۔ سکرٹری تالیف و تصنیف بابو عمر الدین صاحب۔ جنرل سکرٹری چوہدری رحیم بخش صاحب۔ سکرٹری بیت المال چودھری رحیم بخش صاحب۔ محاسب بابو غلام رسول صاحب۔ سکرٹری دعوۃ و تبلیغ۔ بابو محمد شفیع صاحب۔ سکرٹری تعلیم و تربیت۔ مولوی فضل دین صاحب۔ سکرٹری امور عامہ چوہدری عالم الدین صاحب بی۔ اے پلیڈر۔ (ناظر اعلیٰ)

کہ خدا کے فضل سے میری حالت روبصحت ہے۔ زبان کا زخم قریباً مندمل ہو گیا ہے۔ اور انشاء اللہ امید ہے۔ کہ ایک ہفتہ تک بالکل صحت ہو جائے گی۔ اور میں اچھی طرح گفتگو کر سکوں گا۔ احباب ابھی دعاؤں سے فارغ نہ ہوں۔ اور دعا فرماتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اجر عظیم بخشیگا۔ (خاکسار میر قاسم علی ایڈیٹر فاروق)

ایصال ثواب

میں اپنے شوہر ڈاکٹر محمد علی خان صاحب مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے کسی غریب کے نام ایک سال کے لئے الفضل جاری کرا رہی ہوں۔ جو کہ میرے شوہر کے لئے دعائے مغفرت کیا کرے۔ نیز میں الفضل پڑھنے والے بھائیوں کی خدمت میں التماس کرتی ہوں۔ کہ میرے لئے بھی دعا کیا کریں۔ کیونکہ آٹھ بچوں کا بوجھ اور تربیت مجھ پر ہے۔ خدا تعالیٰ مجھے استقلال اور ہمت دے۔ کہ میں پوری طرح ان کی پرورش اور تربیت کر سکوں۔ نیز میرے بچوں کے لئے بھی دعا کریں۔

(عاجزہ دل شکستہ اہلیہ ڈاکٹر محمد علی خان صاحب مرحوم)

بھائی کے پاس ملازمت کرنا چاہتا ہے۔ خط و کتابت معرفت ناظر امور عامہ قادیان)

رزمک کے احمدی بھائی

ہماری پلٹن ۱۲ نومبر ۱۹۳۰ء کو ساگر سے رزمک (وزیرستان) کو تبدیل ہو کر جا رہی ہے۔ اس لئے گزارش ہے۔ کہ اگر کوئی احمدی دوست رزمک میں ہوں۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ عین نوازش ہوگی۔ تاکہ مجھے وہاں پہنچکر اپنے بھائیوں سے ملنے میں آسانی ہو۔ (خاکسار۔ میر عزیز الدین احمدی کلرک ۲/۱۴ پنجاب رجمنٹ ساگر سی۔ پی)

ولادت

۳۰ اکتوبر۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمایا۔ احباب اسکی صحت۔ درازی عمر۔ صالح اقبال مند اور خادم دین ہونیکی دعا فرمائیں۔ (عاجز سید غلام حسین ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ قادر منزل منٹگمری)

۳۱۔ اکتوبر۔ خدا تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ احمدیہ سے بزور استدعا ہے۔ کہ وہ مولود کی درازی عمر اور سعادتمندی اور اسکی والدہ کی صحت کے لئے صدق دل سے دعا فرما کر ممنون فرمائیں والسلام:۔ (خاکسار محمد حسن احمدی (ڈنگوی) از لاہور)

اعلان نکاح

شیخ محمد بشیر ولد شیخ غلام محمد صاحب ساکن انبالہ شہر کا نکاح مسماۃ سکینہ بیگم بنت شیخ فضل کریم صاحب مرحوم ساکن موضع تلے عالی (گوجرانوالہ) کیساتھ بعوض مبلغ ...روپیہ جسمیں سے نصف نقد ادا کر دیا گیا۔ مولوی نذیر محمد صاحب نے ۵ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو پڑھا۔ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ فریقین کے لئے موجب راحت بنائے۔ (خاکسار محمد عنایت اللہ از انبالہ)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا اعلان

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق

مجھ سے بعض احباب نے خواہش کی ہے۔ کہ چونکہ اکتوبر میں سیرت کے جلسوں کی طرف احباب کی توجہ رہی۔ اور ان پر خرچ بھی کرنا پڑا۔ اس لئے بعض جماعتیں اور افراد چندہ جلسہ سالانہ اور چندہ خاص کی طرف پوری توجہ نہیں کر سکے۔ اس لئے اس چندہ کی میعاد بڑھا دی جائے۔ گو میں نے پہلے لکھا تھا۔ کہ اس میعاد کے اندر یہ چندہ پورا ہو جانا ضروری ہے۔ مگر اس مجبوری کو دیکھ کر میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ جو جماعتیں یا افراد اس عرصہ میں چندہ پورا ادا نہ کر سکیں وہ پچیس نومبر تک چندہ پورا ادا کر دیں۔ جو جماعتیں یا افراد سوائے بیرون ہند کی جماعتوں کے جن کی میعاد پندرہ دسمبر تک ہوگی۔ اپنا چندہ ادا نہ کریں گی۔ ان پر جنوری فروری میں مزید رقم لگا کر کمی پوری کی جائے گی۔ اور اس طرح انہیں زاید رقم دینی پڑے گی۔ نیز جلسہ کے کام میں الگ نقصان ہوگا جس کا گناہ بھی ان لوگوں یا جماعتوں کے ذمہ ہوگا۔ پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب کوشش کر کے اپنی جماعتوں کی کوتاہی کو پورا کر دینگے۔

جن جماعتوں کا چندہ اکتوبر میں ادا ہو چکا ہوگا۔ ان کی فہرست الگ شائع کی جائے گی۔ تاکہ ان کے اخلاص کی یادگار قائم رہے۔ اور دوستوں کو ان کے لئے دعا کی تحریک ہو۔ والسلام

خاکسار:۔ میرزا محمود احمد۔ یکم نومبر ۱۹۳۰ء

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم منشی خادم حسین صاحب بھیروی جو بہت قابل اور مخلص احمدی ہیں۔ ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ احباب انکی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

(۲) میں بوجہ بیماری و تکالیف سخت کمزور ہو گیا ہوں۔ تمام احباب سے درخواست ہے۔ کہ میری صحت جسمانی اور روحانی کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (خاکسار۔ شیخ ایم۔ بی۔ از انبالہ شہر)

(۳) گلگت میں میرے عزیز مکرم برادر حاجی عبدالغنی صاحب جلت ملٹری پائینرز عزیز خواجہ غلام محمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ قرح المعدہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان دین ہر دو دور افتادہ مریضوں کی بجالئ صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

موٹر ڈرائیور

ایک احمدی موٹر ڈرائیور جو سارٹیفکیٹ حاصل کئے ہوئے ہے اور کام کر چکا ہے کسی احمدی بھائی کے ہاں ملازمت کا خواہاں ہے۔

باورچی

ایک لائق تجربہ کار قابل اعتبار احمدی باورچی کسی احمدی

دوستوں کا شکریہ

جن احباب نے میرے اس حادثہ میں بذریعہ خطوط اور دعاؤں کے ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ میں ان سب کو فرداً فرداً خط لکھنے سے بوجہ کمزوری و علالت معذور ہوں۔ اس لئے بذریعہ اخبار الفضل جس کے ذریعہ سے ان کو میرے حادثہ کا علم ہوا ہے۔ صمیم قلب اور تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو اس ہمدردی کی جزائے خیر دین و دنیا میں عطا فرمائے۔ الحمد للہ

26

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۵۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

فلسطین میں حکومت برطانیہ کی حکمت عملی

یہود ایک مالدار قوم ہے۔ اور دنیا کی بڑی بڑی حکومتیں اس سے مالی امداد لیتی رہتی ہیں۔ چنانچہ جنگ عظیم کے دوران میں ۱۹۱۷ء میں حکومت برطانیہ نے بھی کئی کروڑپتی یہودیوں سے قرض لیا۔ اور اس کے معاوضہ کے طور پر فلسطین کو ان کا قومی وطن بنا دینے کا وعدہ کر لیا۔ اختتام جنگ کے بعد جمعیتہ الاقوام بھی جو تمام اقوام عالم کے حقوق کی نگہداشت کی مدعی اور دنیا میں امن قائم کرنے کی ذمہ وار بنتی ہے۔ یہود کے متعلق برطانیہ کے اڑے وقت کے وعدہ کی مؤید ہو گئی۔ اور یہود اقطاع عالم سے آ آ کر فلسطین میں آباد ہونا شروع ہو گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ فلسطین کے اصلی باشندوں کی جائدادیں یہود کی سرمایہ داری کی نذر ہونے لگ گئیں۔ اور یہود چند ہی سال کے عرصہ میں وسیع قطعات زمین اور غیر منقولہ جائدادوں پر قابض ہو گئے۔ اور فلسطین کے باشندے افلاس و تنگ دستی میں مبتلاء ہونے کے علاوہ یہود کی چیرہ دستیوں اور فتنہ انگیزوں کا شکار ہونے لگ گئے۔ اس پر ملک میں وسیع بدامنی اور شورش رونما ہوئی۔ جسے کہ اس کے اسباب اور وجوہات معلوم کرنے کے لئے حکومت برطانیہ کو تحقیقات کرانی پڑی۔ یہ تحقیقات سر جان ہوپ سیمپسن نے کی۔ اور ان کی رپورٹ کی بناء پر حکومت برطانیہ نے جو اعلان کیا ہے۔ اس میں جہاں یہ لکھا ہے۔ کہ اس وقت فلسطین میں ۸۶۹۸۰ عرب خاندان ایسے ہیں۔ جن کا ذریعہ معاش کاشتکاری ہے۔ اور ایک کاشتکار خاندان کے گزارے کے لئے کم از کم ایک سو تیس "ڈیونم" (پیمانہ زمین) زمین درکار ہے۔ وہاں یہ بھی بیان کر دیا گیا ہے۔ کہ فلسطین کی جس قدر زمین پر اس وقت تک یہودی قابض ہو چکے ہیں۔ اسے چھوڑ کر قابل کاشت زمین کو اگر عرب خاندانوں میں تقسیم کیا جائے۔ تو ہر خاندان کے حصہ میں صرف نوے "ڈیونم" آتے ہیں۔ جن کی آمدنی ایک عرب خاندان کو صرف آٹھ ماہ کے لئے کفایت کر سکتی ہے اور سال کے بقیہ چار ماہ وہ عسرت وحیات کی کشمکش میں مبتلاء ہونے کے لئے مجبور ہے۔

صاف ظاہر ہے۔ کہ جس ملک کے باشندوں کی چند سال میں حالت یہاں تک پہنچ چکی ہو۔ اور روز بروز اس میں اضافہ ہو رہا ہو۔ وہاں امن وچین کے قیام کی توقع بالکل فضول ہے۔ یہود نے ایک طرف تو فلسطین کے باشندوں کو نان شبینہ کے محتاج بنا دینے کی کوششیں جاری رکھیں۔ اور دوسری طرف بلاشرکت غیرے فلسطین کے مالک بننے کے منصوبے کرنے لگے۔ چنانچہ انہوں نے کئی ایک اور جھگڑے کھڑے کر دیئے۔ جن میں سے ایک جو سب سے زیادہ اہم اور مشہور ہے۔ قضیہ دیوار ماتم ہے جس نے انجام کار نہایت خونریز فسادات کی صورت اختیار کر لی۔

آخر کار فلسطین میں یہودیوں کی روزافزوں آمد اور ان کی پیدا کردہ ان مشکلات اور بدامنیوں سے تنگ آ کر جو سرکاری تحقیقات سے پایہ ثبوت کو پہنچ گئیں۔ یہود کے متعلق بعض پابندیوں کا اعلان کیا گیا۔ جن کا اگر کوئی بڑے سے بڑا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ تو صرف یہ کہ آئندہ یہود فلسطین کے باشندوں کی زمینوں کو اپنے قبضہ میں نہ لا سکیں گے۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا۔ کہ جب سرکاری تحقیقات سے یہ ثابت ہو چکا تھا۔ کہ یہود کو فلسطین میں آباد کرنے کی وجہ سے عرب خاندانوں کی زندگیاں معرض خطر میں پڑ گئی ہیں۔ اور وہ ذریعہ معاش سے بڑی حد تک محروم ہو گئے ہیں۔ تو یہود سے کم از کم اس قدر زمینیں واگزار کرا لی جاتیں جس قدر عرب خاندانوں کے گذارہ کے لئے ضروری تھیں۔ لیکن یہود نے آئندہ کے متعلق معمولی پابندیاں عائد کرنے کے اعلان پر ہی ایک طوفان بے تمیزی برپا کر دیا ہے۔ اور ان کے بڑے بڑے سرکردہ لوگ حکومت برطانیہ کو طرح طرح کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ اور برطانیہ کے تمام احسانات کو فراموش کر کے اس کے خلاف زبردست ایجی ٹیشن شروع کر دیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ برطانیہ کے بعض بااثر لوگ یہود کی حمایت کا دم بھرنے لگے ہیں۔ اور گورنمنٹ پر زور دے رہے ہیں۔ کہ وہ یہود پر فلسطین میں آباد ہونے کے متعلق کوئی پابندی عائد نہ کرے۔ اور انہیں کھلے بندوں فلسطین کی سرزمین پر قابض ہونے دے۔

اگرچہ حکومت برطانیہ نے ابتداء میں اپنی اعلان کردہ تازہ پالسی کے متعلق استقلال اور مضبوطی کا اظہار کیا۔ اور اسے نہایت ضروری اور انصاف کے عین مطابق بتایا۔ لیکن جوں جوں یہود کی شورش میں شدت اور ان کے حامیوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ حکومت دبتی ہوئی نظر آ رہی ہے۔ چنانچہ ایک بااثر اخبار ڈیلی نیوز اینڈ کرانیکل نے یہاں تک لکھ دیا ہے۔ کہ حکومت ارادہ کر رہی ہے۔ کہ سابقہ اعلان کی تشریح و عذر داری میں ایک نیا اعلان شائع کرے۔ اگر خدانخواستہ اس قسم کا کوئی اعلان شائع کیا گیا۔ اور یہود کو پھر پہلی طرح فلسطین میں آباد ہونے اور وہاں کی زمینیں خریدنے کی اجازت دے دی گئی۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہوگا۔ کہ حکومت برطانیہ ایک بار کھلے طور پر فلسطین میں یہود کی مزید آبادی کو وہاں کے اصلی باشندوں کی مکمل تباہی و بربادی کا باعث تسلیم کر لینے کے باوجود یہود کے شور و شر کے آگے جھک گئی ہے۔ یہ صورت حالات فلسطین کے اصل باشندوں کے لئے جس درجہ مایوس کن ہو سکتی ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اور اس سے فلسطین میں جس قدر پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں وہ بھی عیاں ہیں۔

کیا ہم امید رکھیں۔ کہ حکومت برطانیہ اس موقعہ پر تدبر اور انصاف پسندی سے کام لے گی۔ اور اس وقت تک اہل فلسطین پر یہود کی وجہ سے جو بربادیاں مسلط ہو چکی ہیں۔ ان میں کسی صورت میں بھی اضافہ نہ ہونے دیگی۔ اگر ایسا نہ ہؤا۔ تو تمام عالم کے مسلمانوں پر نہایت ناگوار اثر پڑیگا۔ اور وہ حکومت جو اس بات پر فخر کا اظہار کیا کرتی ہے۔ کہ اس کی حدود میں تمام دنیا کی حکومتوں سے زیادہ مسلمان بستے ہیں۔ اس کے لئے یہ اچھا نہ ہوگا۔

اچھوتوں کی امداد کرنا مسلمانوں کا فرض ہے

آنے والی مردم شماری میں ہندوؤں کو سب سے بڑا خطرہ یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے وہ کروڑوں انسان جنہیں سلوک کے لحاظ سے تو وہ حیوانوں سے بھی بدتر سمجھتے ہیں۔ لیکن اپنی تعداد بڑھانے کے لئے اپنے ساتھ شامل قرار دیتے ہیں۔ ان سے الگ ہو جائیں گے۔ کیونکہ یہ اقوام اپنی تعداد علیحدہ رکھنے کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ اور کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ گورنمنٹ ان کا یہ مطالبہ منظور نہ کرے۔

چونکہ عرصہ سے ہندوؤں نے ان پر قبضہ جما رکھا ہے۔

اور یہ اقوام عام طور پر ہندوؤں کی دست نگر ہونے کی وجہ سے ان کے تصرف میں ہیں۔ اس لئے وہ ہندوؤں سے گلوخلاصی کرانے کے لئے کسی بیرونی امداد کی محتاج ہیں۔ اور وہ امداد مسلمان ہی دے سکتے ہیں۔ جنہیں انسانیت اور شرافت کے لحاظ سے ضرور امداد دینی چاہیئے۔

مسلمانوں کو اس کار خیر سے باز رکھنے کے لئے ہندو کئی قسم کی چالیں چل رہے ہیں جیسے کہ آریہ اخبار "پرکاش" (۲ر نومبر) مسلمانوں کی خیر خواہی کا دم بھرتا ہوا لکھتا ہے۔

"اس فرقہ وارانہ فضا میں جو انہوں (مسلمانوں) نے خود پیدا کر رکھی ہے۔ اچھوتوں کے ہندوؤں سے الگ ہو جانے سے ان کی اپنی اہمیت کو دھکہ لگیگا"

اگر مسلمانوں کی اہمیت کو اچھوتوں کے ہندوؤں سے الگ ہو جانے پر دھکہ لگ سکتا۔ تو ہندو ایک پل بھی اچھوتوں کو اپنے ساتھ ظاہر نہ کرتے تاہم مسلمان اس بات کے لئے تیار ہیں۔ کہ اس دھکہ کو برداشت کر لیں۔ اور جہاں تک ان کی طاقت میں ہے۔ اچھوتوں کو ہندوؤں کے پنجہ سے رہائی دلائیں۔ کیونکہ گری ہوئی اقوام کو اٹھانا مسلمان اپنا اخلاقی اور مذہبی فرض سمجھتے ہیں۔

محکمہ میڈیکل پنجاب اور مسلمان خواتین

ایک "واقف کار" کے مضمون سے ہمیں یہ معلوم کر کے بہت افسوس ہوا۔ کہ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ پنجاب کی زنانہ میڈیکل سروس میں اس وقت تک صرف دو مسلم خواتین ہیں۔ اور وہ بھی دفتری صیغوں پر حاوی ہندوؤں کی وجہ سے مصیبت اور تکلیف کی زندگی بسر کر رہی ہیں۔ ان میں سے ایک شیخوپورہ میں اس وقت کام کرتی تھی۔ جبکہ یہاں کا ہسپتال میونسپلٹی کی نگرانی میں تھا۔ بعد میں جب اسے گورنمنٹ نے لے لیا۔ اور مسلمان خاتون گورنمنٹ کی ملازمت میں آگئی۔ تو اسے تونسہ کے دور دراز علاقہ میں جو ریلوے اسٹیشن سے ستر میل کے فاصلہ پر ہے۔ تبدیل کر دیا گیا۔ شیخوپورہ کی مسلمان آبادی اس صریح ظلم کو برداشت نہ کر سکی۔ اور اس کے واویلا مچانے پر تبدیلی روک دی گئی۔

دوسری لڑکی نے اپنی پڑھائی کے زمانہ میں گورنمنٹ سے وظیفہ لیا تھا۔ پاس ہونے کے بعد اسے حکم ملا۔ کہ تونسہ پہنچ جاؤ۔ اس نے اپنی مشکلات پیش کیں۔ اور پنجاب کے کسی وسطی مقام میں لگائے جانے کی درخواست کی۔ تو اسے نوٹس پہنچ گیا۔ کہ یا تو تونسہ حاضر ہو جاؤ۔ یا سارا وظیفہ واپس کرو۔ اس پر اسے مجبوراً جانا پڑا۔ بعد میں جب اس نے اپنی تبدیلی کی کوشش کی۔ تو اسے جواب دیا گیا۔ کہ قاعدہ ہے۔ کہ نئے ملازم کو دو سال سے پہلے تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن ابھی اسے ڈیڑھ ہی سال ہوا تھا۔ کہ پہلی مسلمان لڑکی کو سزا دینے کی ضرورت پیش آگئی۔ اور اسے تونسہ بھیجدیا گیا۔ اور شیخوپورہ میں ایک ہندو لڑکی کو لگا کر مسلمان لڑکی کو ضلع ملتان میں پھینک دیا گیا۔

اس قسم کی تکالیف پہنچانے سے سوائے اس کے اور کیا غرض ہو سکتی ہے۔ کہ مسلمان لڑکیاں تنگ آکر ملازمت سے دست بردار ہو جائیں۔ اور آئندہ کے لئے مسلمان لڑکیاں اس لائن میں آنے کی جرأت نہ کریں۔ کیونکہ مسلمان لڑکیاں پردہ دار ہونے کی وجہ سے دور دراز کا سفر نہیں کر سکتیں۔

اس قسم کی تمام تکالیف کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کے کلیریکل سٹاف میں ہندوؤں کی بہت کثرت ہے۔ وزیر صیغہ تعلیم کو اس طرف خاص توجہ فرما کر ایسے قواعد نافذ کرنے چاہئیں۔ جن کے باعث ہندو من مانی کارروائیاں کر کے مسلمانوں کے حقوق غصب نہ کر سکیں۔

حاجیوں کے لئے رعایتی ٹکٹوں کا مطالبہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے جو ہندوؤں کے میلوں پر رعایتی ٹکٹ جاری کرتی۔ اور مسافروں کے لئے ہر قسم کی سہولتیں مہیا کرتی ہے۔ ان حاجیوں کے لئے جو ایک بہت بڑی تعداد میں ہر سال سفر کرتے ہیں۔ رعایتی ٹکٹوں کا مطالبہ عرصہ سے کیا رہا ہے۔ لیکن ریلوے کے ارباب حل وعقد نے نہ صرف ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی۔ بلکہ معلوم ہوا ہے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے آٹھ ماہ کا جو واپسی ٹکٹ فروخت کیا کرتی ہے۔ اس کے متعلق ریلوے کی ایڈوائزری کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اسے موقوف کر دیا جائے۔ اس طرح وہ حاجی جو اس ٹکٹ سے فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ وہ بھی اب محروم ہو جائیں گے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کو چاہیئے۔ حاجیوں کیلئے رعایتی کرایہ کے واپسی ٹکٹ جاری کرنے کا انتظام کرے۔ اس کے ساتھ ہی انہیں اسباب کے متعلق بھی خاص رعایت دے۔

مسلمانوں کی تنظیم

مسلمانوں پر بہت سی ملکی و مذہبی مصائب نازل ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ منتشر اور پراگندہ ہیں۔ اور اپنی پراگندگی کی وجہ سے اپنی کسی بڑی سے بڑی تکلیف کے اظہار میں بھی وہ طاقت اور قوت نہیں پیدا کر سکتے۔ جو برادران وطن یا حکومت پر اثر انداز ہو سکے۔ اس بات کو دیکھ کر بارہا مسلمانوں میں تنظیم کا خیال پیدا ہوا۔ اور اس کے لئے سرگرمی کا اظہار بھی کیا گیا۔ لیکن ہر دفعہ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ تنظیم کے لئے کھڑے ہونے والے ہی مزید انشقاق اور افتراق کا باعث بن گئے۔ حال میں یہ اعلان ہوا ہے۔ کہ

"امرتسر کے بعض نہایت ہی دردمند اور بااثر اصحاب نے تحریک تنظیم کو شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس وقت تک تنظیم ملت کے لئے جس قدر بھی کوششیں کی گئی ہیں۔ ان میں سے یہ تحریک سب سے زیادہ صحیح موثر اور پائیدار اصول پر شروع کی جا رہی ہے"

اس تحریک کے صحیح۔ موثر۔ اور پائیدار ہونیکا پتہ تو اسیوقت لگ سکتا ہے۔ جبکہ اسکے اصول منظر عام میں لائے جائیں۔ لیکن اگر امرتسر کے مسلمانوں نے کوئی ایسے اصول تجویز کر لئے ہیں۔ تو بہت خوشی کی بات ہے ہم اس بارے میں صرف ایک بات عرض کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ مسلمانوں کی تنظیم کا اصل الاصول یہ ہونا چاہیئے۔ کہ کسی فرقہ کے مسلمانوں کے مذہبی عقائد میں قطعاً دخل نہ دیا جائے۔ بلکہ اس بارے میں ہر ایک کے لئے آزادی ہو۔ البتہ مشترکہ اور متحدہ مقاصد میں سب کو ایک سلک میں منسلک کرنیکی کوشش کی جائے۔ اگر اس اصل کو پیش نظر رکھا گیا۔ تو کامیابی یقینی ہے۔ ورنہ اس تحریک کا بھی وہی انجام ہوگا۔ جو اس سے پہلی تحریکوں کا ہو چکا ہے ؛

ہندوؤں اور عیسائیوں میں فساد

ہندو اور مسلمانوں کے فسادات تو روزمرہ کی بات ہو چکی ہے۔ اور اس وقت بھی جبکہ ملک میں انقلاب برپا کرنے کے لئے ہندو ہر قسم کے جائز و ناجائز ذرائع سے کام لے رہے ہیں۔ مسلمان ان کی چیرہ دستیوں سے مامون نہیں ہیں۔ لیکن ایک تازہ خبر مظہر ہے۔ کہ علاقہ مدراس کے ایک مقام میں ہندو اور عیسائیوں کی جنگ ہوئی ہے۔ جس میں ہندوؤں نے کھلے دل سے گولیاں چلائیں۔ اور ۸ آدمیوں کو زخمی کر دیا۔

ہندو ہندوستان میں سب سے زیادہ تعداد رکھتے ہیں۔ اور اپنی دولت اور ثروت کی وجہ سے ان کا اثر بھی زیادہ ہے۔ ایسی حالت میں ان کا فرض ہے۔ کہ قلیل التعداد اقوام کے متعلق حسن سلوک کا ثبوت دیں۔ لیکن افسوس کہ انکی فتنہ انگیزیاں روز بروز بڑھ رہی ہیں۔ اور وہ ہر قلیل التعداد قوم پر جبر و تشدد سے اپنا رعب قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا ایک ہی علاج ہے۔ اور وہ یہ کہ قلیل التعداد اقوام ہندوؤں کے مقابلہ میں متحد ہو جائیں ؛

سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر

عرفانِ الٰہی اور محبت باللہ کا وہ عالی مرتبہ جس پر رسول کریمؐ دنیا کو قائم کرنا چاہتے تھے

۲۶ر اکتوبر کے دن جو کہ اس سال سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنے مقرر کیا تھا۔ قادیان کے جلسہ میں حضور نے خود تقریر فرمائی۔ جس کا ایک حصہ گذشتہ پرچہ میں درج کیا گیا ہے۔ بقیہ درج ذیل ہے۔ (ایڈیٹر)

اب میں یہ بتاتا ہوں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسا عرفان حاصل تھا۔ پہلا عرفان یہ ہے۔ کہ اپنی ذات میں انسان خدا تعالیٰ کو دیکھے۔ یہ

سب سے کامل عرفان

ہے۔ گو اس کے بھی آگے بڑے بڑے درجے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے جو عرفان دیا تھا۔ اس کی ایک مثال بتاتا ہوں۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ آپ کو

خدا تعالیٰ کی پہچان

کیسی حاصل تھی۔

جب مکہ کے لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر انتہا درجہ کے مظالم شروع کر دیئے۔ اور ان کی وجہ سے

دین کی اشاعت میں روک

پیدا ہونے لگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا۔ کہ مکہ چھوڑ کر چلے جائیں۔ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی مکہ چھوڑنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اس سے پہلے کئی دفعہ انہیں جانے کے لئے کہا گیا۔ مگر آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر جانے کے لئے تیار نہ ہوئے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانے لگے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی آپ نے ساتھ لے لیا۔ جب آپ رات کے وقت روانہ ہوئے۔ تو ایک جگہ جو میں نے بھی دیکھی ہے۔ پہاڑ میں

معمولی سی غار

ہے۔ جس کا منہ دو تین گز چوڑا ہوگا۔ اس میں جا کر ٹھہر گئے۔ جب مکہ کے لوگوں کو پتہ لگا۔ کہ آپؐ چلے گئے ہیں۔ تو انہوں نے آپؐ کا تعاقب کیا۔ عرب میں بڑے بڑے ماہر کھوجی ہوا کرتے تھے۔ ان کی مدد سے تعاقب کرنے والے عین اس مقام پر پہونچ گئے۔ جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے۔ خدا کی قدرت کہ غار کے منہ پر کچھ جھاڑیاں اُگی ہوئی تھیں۔ جن کی شاخیں آپس میں ملی ہوئی تھیں۔ اگر وہ لوگ شاخوں کو ہٹا کر اندر دیکھتے۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے نظر آ جاتے۔ جب کھوجی وہاں پہونچے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ یا تو وہ آسمان پر چڑھ گئے ہیں۔ یا یہاں بیٹھے ہیں۔ اس سے آگے نہیں گئے۔ خیال کرو۔ اس وقت کیسا

نازک موقعہ

تھا۔ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھبرائے۔ مگر اپنی ذات کے لئے نہیں۔ بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے۔ اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ لاتحزن ان اللہ معنا۔ گھبراتے کیوں ہو۔

خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں نہ دیکھتے۔ تو کس طرح ممکن تھا۔ کہ ایسے نازک وقت میں گھبرا نہ جاتے۔ قوی سے قوی دل گردہ کا انسان بھی دشمن کے عین سر پر آ جانے سے گھبرا جاتا ہے۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل قریب بلکہ سر پر آپ کے دشمن کھڑے تھے۔ اور دشمن بھی وہ جو تیرہ سال سے آپ کی جان لینے کے درپے تھے۔ اور جنہیں کھوجی یہ کہہ رہے تھے۔ کہ یا تو وہ آسمان پر چڑھ گئے ہیں۔ یا یہاں بیٹھے ہیں۔ اس جگہ سے آگے نہیں گئے۔ اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لاتحزن ان اللہ معنا۔ خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ تمہیں گھبرانے کی کیا ضرورت ہے۔

یہ خدا تعالیٰ کا عرفان ہی تھا۔ جس کی وجہ سے آپؐ نے یہ کہا۔ آپؐ خدا تعالیٰ کو اپنے اندر دیکھتے تھے۔ اور سمجھتے تھے۔ کہ میری ہلاکت سے خدا تعالیٰ کے عرفان کی ہلاکت ہو جائے گی۔ اس لئے کوئی مجھے ہلاک نہیں کر سکتا۔

ایک

دوسرے موقعہ پر

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عرفان اس طرح ظاہر ہوا۔ کہ مکہ کے قریب کا ایک آدمی تھا۔ جس کا ابوجہل کے ذمہ کچھ قرضہ تھا۔ اس نے ابوجہل سے قرضہ مانگنا شروع کیا۔ مگر وہ لیت ولعل کرتا رہا۔ اس زمانہ میں

مکہ کے شرفاء

نے ایک سوسائٹی بنائی ہوئی تھی۔ جس کا کام یہ تھا۔ کہ جو لوگ مظلوم ہوں۔ ان کی امداد کرے۔ اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل تھے۔ وہ شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور کہا۔ کہ ابوجہل نے میرا روپیہ مارا ہوا ہے۔ آپ مجھے اس سے حق لے دیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ نہ کہا۔ کہ ابوجہل میرا دشمن ہے۔ میرے خلاف شرارتیں کرتا رہتا ہے۔ بلکہ کہا۔ آؤ میرے ساتھ چلو۔ آپؐ ابوجہل کے ہاں گئے اس وقت مخالفین کی شرارتیں اس حد تک بڑھی ہوئی تھیں۔ کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر نکلتے۔ تو آپ پر پتھر اور مٹی پھینکتے۔ بیہودہ آوازے کستے۔ ہنسی اور تمسخر کرتے مگر آپؐ نے ان باتوں کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور اس آدمی کو لیکر ابوجہل کے محلہ میں گئے۔ اور جا کر اس کے دروازے پر دستک دی۔ جب ابوجہل نے دروازہ کھولا۔ تو وہ یہ دیکھکر

حیران رہ گیا

کہ وہ شخص جس کا میں اس قدر دشمن ہوں۔ وہ یہاں کس طرح آ گیا۔ اس نے پوچھا۔ آپ کس طرح آئے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم نے اس شخص کا روپیہ دینا ہے۔ ابوجہل نے کہا۔ ہاں دینا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دیدو۔ اس پر اتنا رعب طاری ہوا۔ کہ وہ دوڑا

دوڑا گھر میں گیا۔ اور فوراً روپیہ لاکر دیدیا۔ اس کے بعد کسی نے اُس سے پوچھا۔ تم تو کہا کرتے تھے۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جس قدر ذلیل کیا جائے۔ اور جتنا دکھ دیا جائے۔ اتنا ہی اچھا ہے۔ پھر تم نے اس سے ڈر کر روپیہ کیوں دیدیا۔ اس نے کہا۔ آپ لوگ جانتے نہیں۔ میری اس وقت یہ حالت تھی۔ کہ گویا میرے سامنے

شیر کھڑا ہے۔

اگر میں نے ذرا انکار کیا۔ تو مجھے پھاڑ ڈالیگا۔ اس لئے میں ڈر گیا۔ اور فوراً روپیہ دیدیا۔

اب دیکھو رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اشد ترین دشمن کے گھر چلے جانا اور اس سے روپیہ کا مطالبہ کرنا اسی لئے تھا۔ کہ آپ سمجھتے تھے۔ خدا تعالےٰ کی ذات مجھ میں جلوہ گر ہے۔ اور ممکن نہیں۔ کہ کوئی بڑے سے بڑا دُشمن بھی مجھ پر حملہ کر سکے۔

تیسرے موقعہ کی مثال

یہ ہے۔ کہ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگ سے واپس آ رہے تھے۔ کہ دوپہر کے وقت جنگل میں آرام کرنے کے لئے لیٹ گئے۔ دوسرے صحابی علیحدہ علیحدہ جگہوں میں لیٹے ہوئے تھے۔ کہ ایک شخص جس نے یہ قسم کھا رکھی تھی۔ کہ آپ کو قتل کئے بغیر واپس نہ لوٹونگا۔ اور جسے دوران جنگ میں حملہ کرنے کا موقعہ نہ ملا تھا۔ آیا۔ اور درخت سے لٹکی ہوئی تلوار اُتار کر رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جگا کر کہنے لگا۔ اتنی مدت سے مَیں تمہاری تلاش میں تھا۔ اب مجھے موقعہ ملا ہے۔ بتاؤ۔ اب تمہیں کون بچا سکتا ہے۔ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح لیٹے لیٹے بغیر کسی قسم کی گھبراہٹ کا اظہار کئے فرمایا۔ مجھے

اللہ بچا سکتا ہے

یہ الفاظ بظاہر معمولی معلوم ہوتے ہیں۔ اور کئی لوگ ان کی نقل کر کے یہ کہہ سکتے ہیں۔ مگر ان کا نتیجہ بتاتا ہے۔ کہ ان میں کیسی صداقت تھی۔ جب آپ نے فرمایا۔ مجھے اللہ بچا سکتا ہے۔ تو حملہ آور کا ہاتھ کانپ گیا۔ اور تلوار گر گئی۔ اس وقت آپ اُٹھے۔ اور تلوار ہاتھ میں لیکر کہا۔ اب بتاؤ۔ تمہیں کون بچا سکتا ہے۔ اُس نے کہا۔ آپ ہی رحم کریں۔ تو میں بچ سکتا ہوں۔ اسے رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنکر بھی اللہ یاد نہ آیا۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے کہا جاؤ۔ اور چھوڑ دیا۔ یہ عرفان الٰہی کا ہی نتیجہ تھا۔ اور جب تک کامل عرفان حاصل نہ ہو۔ اس وقت تک اس طرح نہیں کیا جا سکتا۔

اسی طرح ایک اور جنگ کے موقعہ پر جسے

حنین کی جنگ

کہتے ہیں۔ اور جس میں کچھ نو مسلم اور کچھ غیر مُسلم بھی شامل تھے۔ جب لڑائی شروع ہوئی۔ تو باوجود اس کے کہ مسلمانوں کے لشکر کی تعداد ۱۲ ہزار تھی۔ اور دُشمن کی تعداد چار ہزار۔ مسلمانوں کو شکست ہوئی۔ اور ایسی شکست ہوئی۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ ہم اونٹوں کو پیچھے کی طرف موڑتے۔ اور نکیل کھینچنے سے ان کے سر پیٹھ کے ساتھ جا لگتے۔ مگر جب چلاتے۔ تو آگے کی طرف ہی دوڑتے۔ اس وقت رسُول کریم صلی اللہ علیہ کے ارد گرد

صرف بارہ آدمی

رہ گئے۔ بعض صحابہ نے اس وقت رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آگے بڑھنے سے روکنا چاہا۔ اور واپسی کے لئے کہا۔ مگر آپ نے انہیں جھڑک دیا۔ اور حضرت عباس کو کہا۔ لوگوں کو آواز دو۔ کہ جمع ہو جائیں۔ اور خود دُشمن کی طرف یہ کہتے ہوئے بڑھے۔ انا النبی لاکذب انا ابن عبد المطلب۔ میں جھوٹا نبی نہیں ہوں۔ میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ یہ ایسا وقت تھا۔ جبکہ وہ جانباز مسلمان سپاہی جو نہایت قلیل تعداد میں ہوتے ہوئے

سارے عرب کو شکست

دے چکے تھے۔ بارہ ہزار کی تعداد میں ہوتے ہوئے چار ہزار کے مقابلہ سے بھاگ نکلے تھے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد صرف چند آدمی رہ گئے تھے۔ جب ہر طرف سے دُشمن بارش کی طرح تیر برسا رہے تھے۔ آپؐ آگے ہی آگے بڑھ رہے تھے۔ اسوقت آپ نے یہ سمجھا۔ کہ میرا فعل دیکھکر لوگ مجھے ہی خدا نہ سمجھ لیں۔ اس لئے آپؐ نے فرمایا۔ میں نبی ہوں۔ ہاں اپنے اندر خدا کو دیکھ رہا ہوں۔ لوگ مجھے خدا دیکھ رہے ہونگے۔ اس لئے میں کہتا ہوں۔ کہ انا النبی لاکذب۔ انا ابن عبد المطلب۔ میں نبی ہوں۔ اور عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ خدا نہیں ہوں۔ یہ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

عرفان کا ایک بہت بڑا ثبوت

ہے۔

پھر کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ انسان

زندگی بھر

دھوکہ میں مبتلا رہتا ہے۔ مگر موت کے وقت اس پر اصل بات کھل جاتی ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ ایسے لوگ جو دماغ کی خرابی کی وجہ سے الہام کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ مرنے سے قبل معافی کے خط لکھ دیتے ہیں۔ اور تسلیم کر لیتے ہیں۔ کہ وہ غلطی میں مبتلا تھے۔ مگر رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عرفان اس

درجہ کمال

پر تھا کہ آپ کی آخری گھڑیوں کے متعلق لکھا ہے۔ اس وقت آپ کی زبان پر اس مفہوم کے الفاظ تھے۔ کہ خدا تعالےٰ

یہود اور عیسائیوں پر لعنت

کرے۔ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ اس موقعہ سے یہود اور عیسائیوں کا کیا تعلق تھا۔ سننے والے تو مسلمان تھے۔ پھر رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیوں فرمایا۔ اس لئے کہ مسلمان آپ کی قبر کو ایسا نہ بنا لیں۔ اور اس کا خطرہ اس وجہ سے تھا۔ کہ آپ کو معلوم تھا۔ کہ لوگوں نے مجھ میں خدا کو دیکھا ہے۔ اور اس بات کا یقین آپ کو آخر وقت میں بھی تھا۔

غرض رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفان الٰہی کے ایسے اعلےٰ مقام پر پہونچے ہوئے تھے۔ اور اپنے اندر خدا تعالےٰ کا ایسا جلال دیکھتے تھے۔ کہ سمجھتے تھے۔ آپ پر کوئی حملہ نہیں کر سکتا۔ بیسیوں واقعات ایسے پائے جاتے ہیں۔ مگر اختصار کے لئے انہیں چھوڑتا ہوں۔

اس موقعہ پر میں یہ بھی بتا دوں۔ کہ ایک قسم کی دلیری کا اظہار

سنگدلی

کی وجہ سے بھی بعض لوگ کر دیا کرتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر نے سُنایا۔ کہ ایک زمیندار کو اپریشن کرنے کے لئے کلوروفارم دینا چاہا۔ تو اس نے کہا۔ اس کی ضرورت نہیں۔ میں یونہی اپریشن کرالونگا۔ چنانچہ اس نے بغیر کلوروفارم کے اپریشن کرا لیا۔ تو ایسے لوگ ہوتے ہیں جو تکلیف اور دُکھ باسانی برداشت کر لیتے ہیں۔ مگر وہ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جن میں

رحمت کا مادہ

نہیں ہوتا۔ اس بارے میں جب ہم رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دیکھتے ہیں۔ تو آپ کی طبیعت ایسی معلوم ہوتی ہے۔ کہ چھوٹی چھوٹی باتوں کا آپ کی طبیعت پر بہت بڑا اثر ہوتا تھا حدیثوں میں آتا ہے۔ جب کبھی زور کی آندھی یا بارش آتی۔ تو رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھبرا جاتے۔

پس ایک طرف تو رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے استغنا اور صفات کو دیکھتے۔ تو آپ کے قلب کی نرمی آندھی اور بارش آنے پر بھی ظاہر ہو جاتی۔ اور دوسری طرف بڑی سے بڑی تکلیف کی بھی کوئی پرواہ نہ کرتے۔ غرض رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں

نرمی اور رافت

تھی۔ اور اس کثرت سے تھی۔ کہ معمولی معمولی واقعات پر آپ کے آنسو نکل آتے تھے۔ پس آپ نے

مصائب اور شدائد

کے مقابلہ میں جس قوت اور حوصلہ کا اظہار کیا۔ اس کی وجہ قساوت قلبی

نہ تھی۔ بلکہ وہ عرفان الہٰی کا نتیجہ تھا۔

دوسرا درجہ عرفان کا

یہ ہوتا ہے۔ کہ کامل ذاتوں میں خدا تعالےٰ کو پہچانا جائے۔ یہ بھی بہت بڑا کام ہے۔ دُنیا میں کئی لوگ عارف ہوتے ہیں۔ مگر ان کی پہچان اپنے تک ہی رہ جاتی ہے۔

کامل عارف کی مثال

تیز نظر والے کی ہوتی ہے۔ ایک انسان دس گز پر کوئی چیز دیکھ سکتا ہے۔ دوسرا بیس گز پر دیکھ سکتا ہے۔ کوئی سو گز پر۔ کوئی دو سو گز اور بعض میل میل دُور سے ایک چیز کو پہچان لیتے ہیں۔ ان میں سے کس کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ کہ

زیادہ تیز نظر والا

ہے۔ اسی کے متعلق جو زیادہ دُور سے ایک چیز کو پہچان لیتا ہے خدا تعالےٰ چونکہ مجسم نہیں۔ اس لئے وہ دوسری چیزوں میں نظر آتا ہے۔ اور ان چیزوں میں سے ایک کامل انسان ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی ذات

جن کامل بندوں میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ ان میں دیکھنے کی رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کیسی تھی۔ دُنیا کے جس ملک کے حالات سے واقفیت حاصل کی جائے۔ اسی کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں کے لوگ

کسی نہ کسی بزرگ کے ماننے والے

ہوتے ہیں۔ مگر وہ اپنے بزرگوں تک ہی ساری بزرگی ختم قرار دیتے ہیں۔ ہندوستان کے لوگ اگر حضرت کرشنؑ اور حضرت رام چندر جی کو خدا کا اوتار مانتے ہیں۔ تو ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ ان کے سوا اور کسی ملک میں کوئی اوتار نہیں ہوا۔ اسی طرح چین۔ ایران کے لوگ اور یہودی وغیرہ بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ صرف ہمارے بزرگ سچے ہیں۔ باقی سب جھوٹے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بزرگوں کو دیکھتے تو ہیں۔ مگر قریب والوں کو ہی دیکھ سکتے ہیں۔ ان میں عرفان تو ہے۔ مگر بالکل

قریب کی چیز

کو دیکھنے کا۔ غرض تمام قوموں کی حالت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کو دوسری کامل ذاتوں میں دیکھتی چلی آئی ہیں۔ مگر ان کا یہ دیکھنا محدود ہے۔ یا تو وہ بالکل قریب کے بزرگ گویا اپنے ہی حلقہ کے بزرگ کو دیکھتی ہیں۔ اس سے باہر نہیں دیکھ سکتیں۔ لیکن اگر خدا تعالےٰ

ساری دُنیا کا خدا

ہے۔ اور تمام کے تمام انسان اسی کے بندے ہیں۔ تو ضروری ہے، کہ ہر ملک اور ہر قوم میں وہ ظاہر ہوا ہو۔ اور ہر قوم میں ایسے لوگ پیدا ہوئے ہوں جن میں خدا تعالےٰ نے

جلوہ نمائی

کی ہو۔ ایک طرف تو یہ بات ہے۔ اور دوسری طرف یہ کہ جس چیز کو انسان ایک جگہ دیکھکر پہچان لیتا ہے۔ اسی قسم کی چیز اگر دوسری جگہ ہو۔ تو اسے بھی پہچان سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص

ملیح آبادی آم

کو دیکھکر اسے پہچان لیتا ہے۔ تو وہ کابل میں آم کو دیکھکر بھی پہچان لیگا۔ اور ایران میں بھی۔ لیکن اگر کسی کے سامنے

انگلستان میں آم

رکھا جائے۔ اور وہ کہے۔ یہ آم نہیں ہے۔ تو کون کہیگا۔ کہ اس شخص کو آم کی پہچان ہے۔ پہچان لینے کے معنے ہی یہ ہیں۔ کہ جہاں وہ چیز نظر آئے پہچان لی جائے۔ کسی نے کہا ہے۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش

من انداز قدت را مے شناسم

اپنے معشوق سے کہتا ہے۔ تم کسی قسم کے بھی کپڑے پہن لو۔ میری نظر سے تم چھپ نہیں سکتے۔ مجھے تمہارے

قد کا اندازہ

ہے۔ اس لئے میں تمہیں ہر قسم کے کپڑوں میں پہچان لیتا ہوں جب ایک مجازی عاشق اپنے معشوق کی محبت میں اتنی ترقی کر جاتا ہے۔ اور معشوق کے قد کا اندازہ ایسا صحیح طور پر لگا لیتا ہے۔ کہ ایک بال بھر بھی فرق نہیں آنے دیتا۔ تو کس طرح ممکن ہے۔ کہ ایک

حقیقی عاشق

اپنے معشوق کو جہاں دیکھے نہ پہچان لے۔ غرض عرفان کا دوسرا درجہ یہ ہے۔ کہ عارف جہاں بھی خدا تعالےٰ کا جلوہ دیکھے پہچان لے۔ یہ کیا پہچان ہوئی۔ کہ اگر خدا کو اللہ کہا جائے۔ تو پہچان لے۔ لیکن کوئی گاڈ یا پرمیشور کہے۔ تو نہ پہچانے۔ حقیقی عرفان یہی ہے۔ کہ کسی نام کسی شکل اور کسی لباس میں وہ چیز ہو۔ تو اسے پہچان لیا جائے۔ خدا تعالےٰ کا حُسن۔ اس کا جلال اور اس کے کرشمے ہر گوشہ اور ہر حصۂ دُنیا میں نظر آنے چاہئیں۔ اس بات کو مدنظر رکھکر ہم

ہندوستان میں

دیکھتے ہیں۔ تو پرانے زمانہ میں یہ نظارہ نظر آتا ہے۔ کہ ایک انسان جس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ

سیاہ فام

تھا۔ سیاہ فام ہو۔ اس سے ہمیں کیا۔ ہمیں تو یہ معلوم ہے۔ کہ اس کا دل گورا تھا۔ وہ ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے۔ اور ملک کی حالت خراب دیکھکر کڑھتا ہے۔ اہل ملک کو جوئے۔ شراب اور دوسرے گندوں میں مبتلا پاکر ان کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور لوگوں کو اس بات کے لئے تیار کرتا ہے۔ کہ خون سے ہر قسم کے گندے اور ناپاک داغوں کو دھو دیں۔ لوگ اس کی باتیں سنتے۔ اور اس پر ہنستے ہیں۔ کہ یہ اپنے آپ کو خدا کا اوتار کہتا ہے۔ مگر انسانوں کی گردنوں پر

تلواریں چلاکر

ان کی اصلاح کرنا چاہتا ہے۔ جتنے کہ اس کو ماننے والے ہیں اسے کہتے ہیں۔ کیا خدا خون سے خوش ہوتا ہے۔ کہ انسانوں کے خون بہائے جائیں۔ مگر وہ انسان اپنے مقصد میں کامیاب ہوجاتا ہے۔ اور سارے ہند میں وہ آگ لگا دیتا ہے۔ کہ اس وقت ۳۳ کروڑ نہ سہی۔ لیکن لاکھوں انسان تو بستے ہونگے۔ اس آگ میں کود پڑتے ہیں۔ اور وہ ایسی جنگ کراتا ہے۔ جو آج تک نہایت

ہولناک جنگ

سمجھی جاتی ہے۔ اسے اپنے ملک کے لوگ نہیں پہچان سکتے۔ بالکل قریب رہنے والے نہیں پہچان سکتے۔ اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے نہیں پہچان سکتے۔ لیکن

دُور عرب میں

جہاں اسے کوئی نہیں جانتا تھا۔ جہاں کے بسنے والے اس کی قوم کو بُرا سمجھتے تھے۔

مکہ کی چھوٹی سی بستی

میں بیٹھا ہوا انسان آنکھ اُٹھا کر مشرق کی طرف دیکھتا ہے۔ تو اُسے ایک ایسا چہرہ نظر آتا ہے۔ جسے لوگ سیاہ کہتے ہیں۔ مگر اسے وہ چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ اس دُور ملک میں میرے اپنے محبوب کو اُس میں جلوہ گر دیکھا۔ وہاں بھی

میرا خدا ظاہر

ہوا۔ اور اس جگہ بھی اُس نے جلوہ نمائی کی۔ ایک ایسے ملک میں جس سے اُس کی قوم کو نہ صرف کوئی تعلق نہ تھا۔ بلکہ عداوت تھی اور ایسے انسان میں جسے اس کی اپنی قوم گمراہ خیال کرتی تھی۔ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا کا نظارہ دیکھ لیا۔ اس سے بڑھکر خدا تعالےٰ کے جلوہ کو دیکھنے کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے

پھر اسی ہندوستان میں

ایک اور مثال

دیکھتے ہیں۔ ایک بچہ بادشاہ کے گھر پیدا ہوتا ہے۔ اسے ہر قسم کی نعمتیں حاصل ہیں۔ باپ پیدا ہوتے ہی اسے الگ محل میں بند کرا دیتا ہے۔ کیونکہ اس نے خواب میں دیکھا تھا۔ کہ اس کا لڑکا حکومت کو چھوڑ چھاڑ کر گھر سے نکل جائے گا۔ اس وجہ سے اُس نے یہ انتظام کیا۔ کہ اس بچہ کی نظر سے کوئی دُکھ اور مصیبت کا نظارہ نہ گذرے۔ آخر وہ بچہ ایک دن کسی طرح اس محل سے باہر نکلا۔ اور بادشاہ نے حکم دیدیا۔ کہ جدھر سے گذرے۔ وہاں کوئی مصیبت زدہ اُس کے سامنے نہ آئے۔ مگر خدا کی مرضی۔ راستہ میں

ایک اپاہج

پڑا ہوا مل گیا۔ لوگوں نے اسے اٹھا ڈال دیا۔ مگر شہزادہ اسے دیکھ کر ٹھہر گیا۔ اور پوچھا۔ یہ کیا چیز ہے۔ میں نے تو ایسی چیز کبھی نہیں دیکھی۔ مصاحبین نے شہزادہ کی توجہ اس سے ہٹانی چاہی مگر اس پر بڑا اثر ہوا۔ اور اس نے اصرار سے اپاہج کی حالت دریافت کی۔ اور کہا ایسی چیز ہمارے محل میں تو نہیں ہوتی۔ آخر وہ محل میں گیا۔ اور اپاہج کے متعلق سوچتا رہا۔ کئی دن کے بعد پھر سیر کے لئے نکلا۔ بادشاہ نے مصاحبین کو تاکید کر دی۔ کہ کوئی مصیبت زدہ اس کے سامنے نہ آئے۔ مگر جس طرف سے گزر رہا تھا۔ ادھر سے

ایک جنازہ

نکلا۔ جس پر اس کی نظر پڑ گئی۔ اس نے پوچھا یہ کیا ہے۔ ساتھ والوں نے بتایا۔ ایک انسان مر گیا ہے۔ یہ اس کی لاش ہے۔ یہ سن کر وہ پھر فکر میں پڑ گیا۔ تیسری بار پھر جب سیر کے لئے نکلا۔ تو

ایک بڈھا

دیکھا۔ جو بہت کمزور اور ضعیف ہو چکا تھا۔ اس نے جب پوچھا یہ کیا ہے۔ تو اسے بتایا گیا۔ کہ انسان بڑی عمر کا ہو کر اس طرح ہو جاتا ہے۔ ان نظاروں کے دیکھنے کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ سمجھا اس دنیا کا آرام و آسائش سب ہیچ ہے۔ کوئی ایسی راہ نکالنی چاہیئے کہ انسان ان دکھوں سے بچ جائے۔ اس کی شادی ہو چکی تھی۔ اور اس کے ہاں بچہ بھی پیدا ہو چکا تھا۔ مگر ایک رات وہ بیوی اور بچہ کو سوتے چھوڑ کر محل سے باہر نکل گیا۔ اور مدتوں

خدا تعالےٰ کی تلاش

میں پھرتا رہا۔ آخر اس نے خدا تعالےٰ کو پا لیا۔ اور اس کا نام بدھ یعنی

عقل مجسم

ہوا۔ اس وقت اس کے ملک کے لوگوں نے اس کی صداقت بھری باتوں کا انکار کیا۔ اور اب بھی کئی لوگ انکار کرتے ہیں۔ مگر اس عارف نے جو عرب کی سرزمین میں پیدا ہوا بتا دیا۔ ان من امة الا خلا فیھا نذیر۔ اس انسان میں بھی خدا کا جلوہ تھا۔

غرض دنیا کے ہر حصہ میں ایسے وجود ہوئے ہیں۔ جن کو دیکھ کر ماننا پڑتا ہے کہ ان میں

خدا تعالیٰ کا حسن جلوہ گر

تھا۔ اور خدا ان کے ذریعہ دنیا میں ظاہر ہوا۔ مگر انسانوں کے دلوں کے بغض اور کینے عداوتیں اور دشمنیاں دوسری قوموں کے خدا رسیدہ لوگوں کے دیکھنے میں روک بن رہی ہیں۔ ان سب روکوں کو دور کرتے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ کہ خدا نے صرف ہندوستان میں اپنے آپ کو ظاہر کیا۔ یا صرف ایران میں اپنا جلوہ دکھایا۔ بلکہ خدا ہر جگہ اور ہر ملک میں ظاہر ہوا ایسا عرفان کہ جہاں خدا تعالےٰ نے اپنا جلوہ دکھایا۔ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

مکہ میں بیٹھے ہوئے

دیکھ لیا۔ وہ بے نظیر عرفان ہے۔ جس کی مثال نہیں ملتی۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ میں بیٹھے ہوئے دور شمال میں خدا تعالےٰ کا جلوہ دیکھا۔ دور جنوب میں خدا تعالےٰ کے پیاروں کو پایا۔ دور مشرق اور مغرب میں خدا نما انسان دیکھے۔ اور سینکڑوں ہزاروں سال کے بعد دیکھے۔ یہ ہے وہ عرفان جس کے متعلق کہا جاسکتا ہے ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

خواہ خدا بدھ کی شکل میں یا کنفیوشس کی شکل میں یا زرتشت کی شکل میں یا کرشن اور رام چندر کی شکل میں یا موسیٰ اور عیسیٰ کی شکل میں یا کسی اور شکل میں جلوہ گر ہوا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھ لیا۔

بعض لوگ کہتے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گذشتہ انبیاء سے آخر میں پیدا ہوئے۔ تو اس سے انہیں کیا فضیلت حاصل ہو سکتی ہے۔ میں کہتا ہوں۔ ذرا سوچو تو سہی۔ ساری دنیا خدا کی اولاد کی طرح ہے۔ اگرچہ باپ بیٹے کے نقشوں میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ مگر پھر بھی کہیں نہ کہیں ضرور مشابہت پائی جاتی ہے۔ اور بیٹے کی باپ سے مشابہت ظاہر ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی جو تمام انسانوں کا خالق ہے۔ اس کی مشابہت بھی مخلوق سے ہونی چاہیئے۔ اور اعلیٰ درجہ کے بندوں سے زیادہ اس کی مشابہت ہونی چاہیئے۔ یہ بالکل ممکن ہے کہ ایک چھوٹا بھائی گم ہو جائے۔ اور جب کہیں ملے۔ تو بڑا بھائی اسے پہچان لے۔ مگر اس سے چھوٹا جو گم ہونے والے کے بعد پیدا ہوا۔ وہ اگر گم ہونے والے بھائی کو پہچان لے۔ تو ان میں کون بڑا عارف ہوگا۔ یقیناً وہی بڑا عارف ہوگا۔ جس کے دیکھنے سے بھی پہلے اس کا بھائی گھر سے نکل گیا تھا۔ مگر جب اس نے دیکھا۔ تو اسے فوراً پہچان لیا۔ ایک بھائی دوسرے بھائی کو کس طرح پہچانتا ہے۔ اسی طرح کہ اس میں اپنے

باپ کی کچھ نہ کچھ مشابہت

پا لیتا ہے۔ اور اس طرح بھائی کا پہچاننا باپ کا پہچاننا ہوتا ہے۔ جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعض نبی بھائیوں کو بعد میں آکر پہچان لیا۔ تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ جس میں بھی یہ مشابہت پائی جائیگی۔ اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہچان لیا۔ اس میں صرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی

مخصوص

ہیں۔ اور انبیاء نے اپنے اندر خدا تعالےٰ کو پہچانا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہی اندر خدا تعالےٰ کو نہ پہچانا بلکہ دوسروں میں بھی پہچانا۔ اور اپنے زمانہ سے بہت عرصہ قبل آنے والوں میں پہچانا اس سے بڑھ کر عارف اور کون ہو سکتا ہے چونکہ نماز مغرب کا وقت ہو گیا ہے۔ اس لئے اسی پر ختم کرتا ہوں۔۔۔۔ ذکر حبیب جتنا بھی ہو۔ حبیب ہی ہوتا ہے۔ اب میں دعا کرتا ہوں۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش ہو کر ہم بھی دنیا میں صلح اور امن قائم کر سکیں۔ اور جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر چیز میں خدا تعالےٰ کو دیکھا۔ اسی طرح ہم بھی ہر چیز میں خدا کو دیکھیں اور پہچان لیں ؛

احباب جلدی توجہ کریں

(۱) خدا کے فضل سے ۲۶ر اکتوبر کے جلسے کامیابی کے ساتھ ختم ہو چکے ہیں۔ جہاں کے احباب نے ابھی تک جلسہ کی رپورٹیں نہیں بھیجیں۔ انہیں چاہیئے۔ اپنے اپنے مقامات کی رپورٹیں نہایت جلد دفتر ترقی اسلام اور ایڈیٹر صاحب الفضل کو بھیجدیں ؛

(۲) بذریعہ اخبار الفضل و خاص سرکلر چٹھی کے احباب کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی۔ کہ ۲۶ر اکتوبر کے جلسوں کے موقعہ پر غیر مسلم احباب سے سیرۃ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر مضامین لکھوا کر انعامی مقابلہ کے لئے دفتر ہذا کو ارسال فرماویں۔ نیز انعامی مقابلہ کے لئے ارفی کس چندہ جمع کر کے روپیہ بھیجنے کے لئے لکھا گیا تھا۔ لیکن نہایت افسوس کی بات ہے۔ کہ ابھی تک تو دوستوں نے پوری تعداد میں مضامین بھجوائے ہیں۔ اور نہ ہی انعامی چندہ کی طرف خاطر خواہ توجہ کی ہے۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ دوست محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثبوت دیتے ہوئے ترسیل مضامین و زر کے فرض کو بجا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ زیادہ سے زیادہ ۲۰ر نومبر تک اس کام کو سرانجام دیدیں ؛

(اسسٹنٹ سکرٹری ترقی اسلام۔ قادیان)

امریکہ میں سیرت نبی کریم کے جلسے

جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے۔ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۲۶ر اکتوبر کو انہوں نے اور ڈاکٹر ہیر بیکنگ صاحب نے مندرجہ ذیل مقامات پر سیرۃ النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بڑے بڑے مجمعوں کے سامنے تقریریں کیں۔ جن کی کاروائی وہاں کے مشہور اخبارات نے معہ صوفی صاحب کی تصویر کے چھاپی۔ ڈیٹرایٹ۔ پٹس برگ۔ انڈیاناپولس۔ واشنگٹن۔ سنسناٹی۔ سنٹ لوئیس۔ شکاگو ؛

(اسسٹنٹ سکرٹری ترقی اسلام قادیان)

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے طلباء

یہ خبر نہایت خوشی سے سنی جائیگی کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے دروازے۔ کھڑکیاں اور روشندان جو مدت سے خستہ حالت میں چلے آتے تھے۔ اور جن پر سوائے شروع ایام کے کبھی روغن اور وارنش نہیں ہوا تھا اب خوبصورت اور چمکدار ہو گئے ہیں۔ جو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء کے شوق محنت اور نفاست پسندی کا ثبوت ہیں۔ جنہوں نے اپنے اپنے کمرے آراستہ کرنے میں غیر معمولی ہمت سے کام لیا۔ جہاں اس سے طلباء کی سکول سے دلبستگی کا پتہ چلتا ہے۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ ان کو محنت اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں کوئی عار نہیں بلکہ وہ فخر سمجھتے ہیں۔ ایک ترقی کرنے والی قوم کے لئے یہ بہت اچھی علامت ہے

(خاکسار محمد الدین ہیڈ ماسٹر)

ہندوستان بھر میں سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جلسوں کی رودادیں جلد شایع کرنے اور اخبار کے محدود صفحات ہونے کی وجہ سے اب کے نہایت مختصر خلاصہ شایع کیا گیا ہے۔ کیونکہ اگر مفصل رپورٹیں درج کی جائیں۔ تو بمشکل کئی ہفتوں میں وہ ختم ہوسکیں۔ امید ہے۔ احباب اس مجبوری کو مدنظر رکھتے ہوئے معذور خیال فرمائینگے:۔ (ایڈیٹر)

کریم پور (جالندھر) خاکسار نے نظم پڑھی۔ اور برادرم محمد عیسیٰ صاحب نے مضمون سُنایا۔ ان کے بعد خاکسار نے بھی تقریر کی مستورات کے لئے پردہ کا انتظام کیا گیا تھا (خاکسار عطاء محمد)

محالوں (جالندھر) خاکسار اور میاں عطاء اللہ صاحب وکیل نے تقریر کی۔ حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ (حاجی غلام احمد)

راجہ جنگ (لاہور) تکیہ مہراں میں جلسہ منعقد ہوا۔ مختلف اصحاب نے مختلف مضامین سُنائے۔ معزز غیر مسلم اصحاب بھی شریک ہوئے۔ (خاکسار غلام حیدر)

چمیاری:۔ زیر صدارت چودہری مبارک علی خانصاحب جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی خان محمد صاحب۔ سید بشیر احمد صاحب ترمذی۔ چودہری انوار خان صاحب۔ پنڈت لال چند صاحب شرما۔ اور صوفی چراغ شاہ صاحب نے تقریریں کیں (خاکسار امام الدین)

ہیڈ سلیمانکے:۔ زیر صدارت محمد عبد اللہ خان صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار نے تقریر کی۔ ہیڈ کے تمام ملازمین شریک جلسہ ہوئے (خاکسار یوسف شاہ۔ مولوی فاضل)

سٹھیالی (گورداسپور) چودہری غلام محمد صاحب سفید پوش نے تقریر کی۔ جسے لوگوں نے دلچسپی سے سُنا۔ (خورشید احمد)

مدھ رانجھہ:۔ جلسہ سے قبل جلوس نکالا گیا۔ زیر صدارت چودہری محمد بخش صاحب جلسہ ہوا۔ جس میں مستری محمد الدین صاحب کی تقریر ہوئی۔ دو تقریریں غیر احمدی مولوی صاحبان کی بھی ہوئیں۔ (سیکرٹری جماعت مدھ رانجھہ)

چک امرال:۔ گاؤں میں دو جگہ جلسے کئے گئے۔ اور تقریریں ہوئیں۔ ایک جلسہ میں ملک بہادر خان صاحب اور مولوی محمد قاسم صاحب نے تقریریں کیں۔ اور دوسرے میں چودہری کرم الٰہی صاحب نے تقریر کی (خاکسار سلطان محمد ہیڈ ماسٹر)

حقیقہ (گجرات) زیر صدارت چودہری محمد خان صاحب سفید پوش جلسہ ہوا۔ نظمیں اور نعتیں ہوئیں۔ خاکسار نے تقریر کی:۔ (خاکسار محمد الدین)

تہال (گجرات) اور موضع فونگ میں دو جلسے ہوئے۔ سید امیر حسین شاہ صاحب کی صدارت میں منشی محمد عبد اللہ صاحب و منشی محمد الدین صاحب منشی فاضل نے تقریریں کیں۔ (خاکسار محمد الدین)

فتح جنگ۔ حطار۔ بھٹی گوجراں۔ کوٹ سردار فتح خان

ان مقامات کے جلسوں میں میاں جان محمد صاحب۔ مولوی نور حسین صاحب۔ مولوی محمد خورشید صاحب۔ مولوی عبد الرحیم صاحب و سید فدا حسین شاہ صاحب کی تقریریں ہوئیں:۔ خاکسار محمد عالم از فتح جنگ)

کامل پور:۔ ۲۰ اکتوبر کو جلسہ ہوا۔ جس میں علاوہ نعتوں ونظموں کے مولوی محمد ابراہیم صاحب مولوی فاضل کی تقریر ہوئی ہر فرقہ کے لوگ شریک جلسہ ہوئے۔ (اشتاق احمد سیکرٹری تبلیغ)

رحیم یار خان (بہاولپور) مولوی اشرف الدین صاحب مولوی منظور احمد صاحب۔ سائیں بدرالدین صاحب اور خاکسار کی تقریریں ہوئیں:۔ (غلام احمد)

خورداپوری (اُڑیسہ) بصدارت بابو محمد ومنی مینا ٹک جلسہ منعقد ہوا۔ میاں محمد فضل الرحمٰن صاحب بی۔ اے اور دو ہندو دوستوں کی تقریروں کے علاوہ پریزیڈنٹ صاحب نے بھی ایسے جلسوں کو اتحاد قومی کے لئے مفید ترین قرار دیا (غلام صمد)

شاہ آباد (ہردوئی) جلسہ میں الفضل کے خاتم النبیین نمبر کے مضامین پڑھکر سنائے گئے (انوار حسین)

شہر جھنگ:۔ بصدارت خان مولاداد خان صاحب سیال ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ و میونسپل کمشنر جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی سید احمد شاہ صاحب نے تقریر کی (خاکسار محمد حسین)

اجنالہ:۔ میاں عبد اللہ جان صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ وکیل نے تقریر کی (ظہور الدین بٹ)

کوہ مری:۔ زیر صدارت قاضی فضل قادر صاحب ایم اے ایل ایل۔ نائب تحصیلدار مری جلسہ ہوا۔ نظموں کے بعد سردار گورمکھ سنگھ صاحب کی اور خاکسار کی تقریریں ہوئیں:۔

(خاکسار عبد الرحمٰن خاکی بی۔ اے)

ہمبووال:۔ (لدھیانہ) چودہری عطا الٰہی صاحب ہیڈ ماسٹر کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ سید ظہور حسین صاحب و حکیم عبد الرحمٰن صاحب قریشی کی تقریریں ہوئیں (علی شیر)

غوث گڑھ:۔ (پٹیالہ) مسجد میں جلسہ ہوا۔ حکیم عبد الرحمٰن صاحب نے تقریر کی (خاکسار نور محمد)

محلانوالہ۔ دوجووال۔ موضع پھسے۔ وڈالہ جوئل وڈالہ ابن کلاں۔ وڈالہ چاہی ونڈ۔ چک سکندر (امرتسر) میں جلسے ہوئے۔ مستری اللہ بخش حکیم عبد العزیز۔ بابو محمد اسمٰعیل منشی فیض الحق۔ میاں عبد الغفار۔ محمد حسین۔ میاں اللہ دتا۔ مستری عباس محمد صاحبان نے تقریریں کیں (ڈاکٹر محمد منیر احمد امیر جماعت)

لال کرتی (راولپنڈی) زیر صدارت چودہری اعظم علی صاحب سب جج جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی نواب خان صاحب نے تقریر کی۔ مسلم اور غیر مسلم اصحاب شریک جلسہ ہوئے:۔

رتہ امرال (راولپنڈی) سید فتح علی شاہ صاحب نے تقریر کی۔ تعلیم یافتہ وسنجیدہ لوگ شریک جلسہ ہوئے۔

حسن ابدال:۔ ڈاکٹر کریم بخش صاحب و مولوی فضل الٰہی صاحب نے تقریریں کیں:۔

ٹیکسلا:۔ (راولپنڈی) مڈل سکول کے احاطہ میں ماسٹر نور عالم صاحب۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے تقریریں کیں:۔

خورم گجر:۔ جامع مسجد میں مجمع کثیر میں مولوی محمد سعید صاحب کی تقریر ہوئی۔ مستورات بھی شامل جلسہ ہوئیں۔

چنگا بنگیال:۔ میں دو مقامات پر جلسوں کا انتظام ہوا۔ مولوی محمد فضل صاحب چنگوی کی تقریریں ہوئیں۔ (خاکسار سکرٹری تبلیغ راولپنڈی)

بستی رنداں (ڈیرہ غازیخان) کے جلسے میں منشی قادر بخش خان صاحب اور مولوی محمد عظیم صاحب احمدی امام مسجد نے تقریریں کیں۔ خان محمد بخش خان صاحب صدر جلسہ نے بہت امداد دی (محمد عمر ہیڈ ماسٹر)

چک ۵۶۵ گ ب (جڑانوالہ) بصدارت چودہری محمد الدین صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ماسٹر الٰہ بخش صاحب نے تقریر کی (سیکرٹری)

میانوال (جالندھر) کے جلسہ میں منشی علی محمد صاحب نے لیکچر دیا (خاکسار احمد بخش)

سلہٹ۔ بنگال:۔ زیر صدارت مولوی عبد المجید صاحب۔ بابو جتیندر ناتھ صاحب مکرجی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ہیڈ ماسٹر کا لیکچر ہوا (خاکسار شیخ عظیم الدین۔ بی۔ اے)

مردان:۔ میں جلسہ منعقد ہوا جسمیں مولوی چراغ الدین صاحب مولوی فاضل اور خاکسار نے تقریریں کیں۔

(خاکسار محمد یوسف امیر جماعت احمدیہ مردان)

حافظ اباد:۔ حیات بلڈنگ میں زیر صدارت میر محمد بخش صاحب بی۔ اے پلیڈر گوجرانوالہ جلسہ منعقد ہوا جسمیں مولوی اللہ دتا صاحب ہیڈ ماسٹر اور چوہدری اللہ دتا صاحب ضلعدار نہر کی تقریروں کے علاوہ صدر جلسہ نے خود بھی تقریر کی:۔ (خاکسار محمد حیات خاں)

غیر معمولی رعایت کا آخری موقعہ

جو لوگ اپنے خطوط ۱۴ اور ۱۵ نومبر ۳۰ء کو ڈاکخانہ میں ڈالینگے انہیں ایک روپیہ کی چیز ۸ میں ملیگی

یہ مجرب اور مفید ادویات جن کے متعلق جناب مینجر صاحب الفضل اپنے اخبار ۲۹ جون ۲۹ء کے اشتہار میں لکھتے ہیں " کہ ان ادویات کا میں نے تجربہ کیا مفید پائی گئیں۔ اور یہ امر موجب خوشی ہے۔ کہ شیخ محمد یوسف صاحب کسی دوائی کا اشتہار نہیں دیتے۔ جب تک مختلف آدمیوں پر اسے آزما کر مفید ہونے کا اطمینان نہ حاصل کر لیں امید ہے۔ کہ احباب بھی ادویات مشتہرہ سے فائدہ اٹھائیں گے "

کیونکہ موسم سرما شروع ہے۔ اکسیر اعظم اور اکسیر البدن کے استعمال کے لئے یہ موسم بہت اچھا ہے۔ اور نیز ان ادویات کی شہرت اور یہ یقین دلانے کے لئے کہ درحقیقت یہ ادویات اپنے فوائد میں عجیب و غریب ہیں۔ وہ لوگ جن کی درخواستیں ٹھیک ۱۴ اور ۱۵ نومبر کو ڈاکخانہ میں ڈالی جائینگی۔ انہیں ۸ فی روپیہ کی رعایت پر یہ ادویات ملینگی محض ان ادویات کی شہرت کے لئے یہ حیرت انگیز رعایت دی جارہی ہے۔ کیونکہ ہمیں یقین ہے۔ کہ جو صاحب ایک دفعہ بھی ہم سے معاملہ کرینگے۔ وہ انشاء اللہ ہمیشہ کے لئے ہمارے گاہک بن جائینگے۔ ورنہ اس قیمت پر تو کارخانہ کا اصل خرچ بھی پورا نہیں ہوتا۔ پھر لطف یہ کہ اگر خدانخواستہ فائدہ نہ ہو۔ تو اپنی قیمت واپس لو۔ اب اس سے بڑھکر اور کیا تسلی ہو سکتی ہے :

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

اس سرمہ پر ڈاکٹر شیفتہ اور حکماء فریفتہ ہیں۔ اور بوقت ضرورت بذریعہ تار منگواتے ہیں۔ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ ابتدائی موتیابند وغیرہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ اس کا روزانہ استعمال آنکھوں کی بصارت کو تیز کرتا اور جملہ امراض سے آنکھوں کو محفوظ رکھتا ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھیں گے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بہتر پائینگے۔ قیمت فی تولہ ؏۔ (دو روپے) علاوہ محصول :

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب :۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ و سیکرٹری مقبرہ بہشتی تحریر فرماتے ہیں " میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپکے سرمہ سے ان کی آنکھوں کی سب کمزوری اور بیماری دور ہو گئی۔ اور ان کی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل ٹھیک اور درست ہو گئی۔ اس پر میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور بدون آپ کے کہنے کے محض فائدہ عام کیلئے ان الفاظ کو اس غرض کیواسطے آپ تک پہنچاتا ہوں۔ کہ اسے ضرور شائع کریں۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں "

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

اکسیر البدن جملہ دماغی و جسمانی و اعصابی کمزوریوں کے دور کرنے کا ایک ہی علاج ہے۔ کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس پر ختم ہے۔ اس کے استعمال سے کئی ناتوان گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر لطفِ زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دیں۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچروپے (عہ) محصولڈاک علاوہ :

جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر "الحکم" اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں " مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب (موجد اکسیر البدن) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نہایت مسرت اور شکر گذاری کے جذبات سے لبریز دل لیکر آپ کو یہ لکھ رہا ہوں۔ میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی۔ اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا۔ میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لیکر بھیجدی۔ اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا۔ میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے " میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا۔ کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے۔ اب خدا کے فضل سے آرام ہو گیا ہے۔ اور اسکی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی میں نے استعمال کرنی شروع کر دی۔ جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہو گئی۔ الحمد للہ اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاتا ہوں سو ہضم۔ چہرہ پر بشاشت اور جسم میں چستی۔ غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں۔ نہایت اعلیٰ دوا ہے۔ ایک شیشی اور روانہ کر دیں " شیخ صاحب مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی۔ اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر اپنا بے نظیر اثر کیا ہے۔ میں جب خود ولایت میں تھا۔ تو عزیز محمد داؤد کو اس کا استعمال کرایا گیا۔ اسکی صحت مخدوش تھی۔ اور امراض پھیپھڑے کا خدشہ تھا۔ مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ اسے ان خطرات سے بچالیا۔ اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے۔ میں اس ایجاد پر آپکو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اس نافع الناس دوا کیلئے خدا تعالےٰ آپ کو اجر عظیم دے۔ یہ دوائی فی الحقیقت "اکسیر البدن" ہے۔ اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں "

اکسیر اعظم

اس کا اثر اخیر عمر تک رہتا ہے۔ یہ ایک لاثانی چیز ہے۔ جس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک روح پھونک دی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل و دماغ و اعصاب ضعف بصر۔ ضعف ہاضمہ۔ اعصابی درد۔ نزلہ۔ درد سر۔ شقیقہ۔ بے خوابی۔ مسوڑوں سے خون کا آنا۔ منہ سے پانی جاری رہنا۔ دانتوں کا درد۔ آواز کا بیٹھ جانا۔ دمہ۔ پرانی کھانسی۔ منہ سے خون کا آنا۔ قے۔ ڈکاروں کی کثرت۔ معدہ کی ترشی۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ پیشاب کی کثرت۔ ذیابیطس۔ سرعت۔ خرابی خون وغیرہ کے لئے یہ تریاق آخری اور یقینی علاج ہے۔ مستورات کے امراض بانجھ پن اور جریان الرحم کے لئے بھی بہت مفید ہے۔ یہ نسخہ پورے ایک سال میں تیار ہوتا ہے۔ قیمت پوری خوراک نو روپے آٹھ آنے (؏ ۹)

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ باد گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ قے۔ جی کا متلانا۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ کرم شکم۔ قبض۔ اسہال۔ ریاح۔ کھانسی۔ دمہ کے لئے تیر بہدف ہے۔ دودھ گھی۔ انڈے۔ بالائی۔ مکھن وغیرہ مرغن غذائیں ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے :

دماغ۔ حافظہ۔ ذہن کو تقویت دینے کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بے نظیر چیز ہے۔ قیمت فی شیشی جو کئی ماہ کے لئے کافی ہے۔ صرف دو روپے۔ محصولڈاک علاوہ :

جناب ایڈیٹر صاحب فاروق :۔ اکسیر معدہ کے متعلق لکھتے ہیں " کہ کچھ دن گذرے میں نے جناب سے اکسیر معدہ اپنے ذاتی استعمال کیلئے لی تھی۔ ان دنوں مجھے نفخ شکم اور پیٹ میں ہر وقت بوجھ رہنے کی شکایت تھی۔ اس اکسیر کے استعمال سے خدا نے مجھے بہت جلد صحت دی۔ اور میری تمام معدہ و شکم کی شکایات رفع ہو گئی۔ اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے کام میں برکت دے "

موتی دانت پوڈر

ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ میلے اور خراب دانت جملہ امراض کا گھر ہیں۔ یہ پوڈر نہ صرف یہی کہ دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکا کر بدبو دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کریگا۔ بلکہ انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر جملہ امراض دندان گوشت خورہ خون یا پیپ کا آنا وغیرہ سے نجات دیگا۔ قیمت دو اونس کی شیشی ۸ عہ (علاوہ محصول :

ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کی رائے

جناب مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے۔ سابق مسلم مشنری امریکہ حال ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان لکھتے ہیں۔ کہ میں نے یہ موتی دانت پوڈر استعمال کیا۔ علاوہ دانتوں کو مفید اور صاف رکھنے کے یہ مسوڑوں کے عوارض کیلئے بھی مفید ہے "

نوٹ :۔ جس صاحب کا آرڈر بعد از منہائی رعایت بیس روپے کا ہو گا۔ انہیں محصولڈاک معاف رہیگا۔ غیر ممالک میں ڈاک دیر سے پہنچتی ہے۔ ان کے لئے بجائے ۱۴ اور ۱۵ نومبر کے ۱۴ اور ۱۵ دسمبر کی تاریخیں ہونگی :

چونکہ غیر ممالک میں وی۔ پی نہیں جاسکتا۔ اسلئے غیر ممالک کے احباب کو آرڈر دیتے وقت رقم ادویات اور محصولڈاک معہ پیکنگ ایک روپیہ آٹھ آنے فی پونڈ بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیجنا چاہیئے :

ملنے کا پتہ :۔ **مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

——لاہور۔ ۷ نومبر۔ آج پھر پنجاب کونسل میں مسودہ قانون ضابطہ فوجداری پنجاب پر بحث جاری رہی۔ شیخ محمد صادق صاحب کی یہ ترمیم کہ یہ قانون حکومت کے اعلان کی بجائے کونسل کی قرارداد کے ذریعے سے نافذ کیا جائے۔ مزید بحث کے بعد مسترد ہو گئی۔ مسٹر لابھ سنگھ نے اس قانون کی مزید توسیع کے خلاف ترمیم پیش کی۔ لیکن وہ بھی مسترد ہو گئی۔ شیخ محمد صادق صاحب نے ترمیم پیش کی کہ اس دفعہ میں سزائے موت کے بعد یا حبس دوام بعبور دریائے شور کے الفاظ بھی درج کئے جائیں۔ یہ ترمیم حکومت نے منظور کر لی۔ لالہ مکند لال پوری نے بھی جرح کے لئے ملزموں کو جو میعاد دی گئی تھی۔ اسے بجائے تین دن کے چھ دن مقرر کرنے کی ترمیم پیش کی۔ یہ ترمیم بھی حکومت نے منظور کر لی۔ ایک اور ترمیم کے مسترد ہونے کے بعد سر ہنری کریک نے تحریک کی۔ کہ مسودہ قانون منظور کیا جائے۔ اس کے بعد مسودہ قانون بھاری اکثریت سے منظور ہو گیا۔

——لاہور۔ ۷ نومبر۔ افواہ ہے کہ بھگت سنگھ، سکھدیو اور راجگورو نے حکام جیل کی بدسلوکی کے خلاف احتجاج کرنے کی خاطر مقاطعہ جوعی کر دیا ہے۔ دریافت کرنے پر حکام جیل خانہ نے اس کی تصدیق نہیں کی۔ اور بتایا اگر ان سے کسی قسم کی بدسلوکی ہوتی تو ان کے وزن میں کیوں اضافہ ہو جاتا۔

——دہلی۔ ۷ نومبر۔ ہز ایکسیلنسی افغان قونصل جنرل دہلی نے اخبارات میں شایع کرایا ہے۔ کہ ہندوستانی جرائد میں سمت جنوبی اور غزنی میں ہلائی اور سلیمان خیلوں کی شورش کے متعلق بعض خبریں شائع ہوئی ہیں۔ یہ خبریں صحیح نہیں۔ کسی قبیلہ نے نہ تو شورش برپا کر رکھی ہے۔ اور نہ حکومت عالیہ افغانستان کے خلاف کوئی اقدام کیا ہے۔ اس وقت تمام ملک افغانستان میں کامل امن و امان قایم ہے۔

——پشاور ۷ نومبر۔ ۵ نومبر کے جرگے کی رُو سے متقدر آفریدیوں اور ملکوں نے حکومت کے نام ایک مکتوب میں درخواست کی ہے کہ حل طلب مسائل کا تصفیہ کرنے کے لئے ایک نیا جرگہ منعقد کیا جائے۔ حاجی صاحب ترنگزئی لشکر جمع کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔

——آل ایشیا ایجوکیشنل کانفرنس (ایشیا کی انجمن تعلیم) کا اجلاس کرسمس کے ہفتہ میں بنارس میں منعقد ہوگا۔

——لاہور ۷ نومبر۔ آج مسٹر جی۔ ایس مونگیا جج عدالت خفیفہ نے مشہور زلف دراز پیر کرم شاہ کو ایک دیوانی سلسلہ میں گرفتار کر کے چھ ماہ کے لئے جیل بھیج دیا۔

——سٹاک ہالم۔ ۵ نومبر لٹریچر (علم ادب) کا نوبل پرائز اس سال ۵۰۰۰ پونڈ تھا۔ جو امریکہ کے ناول نویس سنکلیر لوئیس کو دیا گیا ہے۔

——دہلی ۵ نومبر دھنونتری کی گرفتاری کے سلسلہ میں خیال ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ انقلاب پسند وائسرائے پر ایک اور حملہ کرنے کی تیاریوں میں تھے۔ افواہ ہے۔ کہ اگر پولیس چھاپہ نہ مارتی۔ تو قریب مستقبل میں کوئی نہ کوئی واقعہ ظہور میں آتا۔

——ریو ڈی جنیرو۔ ۴ نومبر۔ ڈاکٹر گیٹو ورگس برازیل کے نئے صدر نے ممبران پارلیمنٹ اور لیڈران اور نیز سرکاری افسران کی موجودگی میں عہدہ صدارت سنبھال لیا۔ بعد ازاں آپ نے ایک اعلان کے ذریعہ ۱۹۲۲ء کے بعد کے انقلاب پسندوں کو رہائی دے دی۔

——مدراس ۵ نومبر۔ راما ناتھم پورم میں ایک پیادہ کی بیوی نے خانگی تنازعہ کی بنا پر اپنے تین بچوں کو باغ کے کنوئیں میں پھینک کر خودکشی کر لی۔

——لاہور ۷ نومبر۔ آج پولیس نے گوالمنڈی میں کئی خانہ تلاشیاں ایک ہی وقت میں کیں۔ جن لوگوں کی خانہ تلاشیاں ہوئی ہیں۔ ان میں سے ڈاکٹر ہنس راج کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ۔ ٹھاکر گنگا رام۔ ریٹائرڈ تحصیلدار۔ رام لعل طالب علم دیال سنگھ کالج کی خانہ تلاشیاں قابل ذکر ہیں۔ جن اصحاب کی تلاشی ہوئی ہے۔ ان میں سے ہر چند کمپونڈر کی تلاشی کے دوران میں ایک کارآمد بم برآمد ہوا ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ جس مکان سے یہ بم برآمد ہوا ہے۔ وہ گوالمنڈی میں خان بہادر عبدالعزیز کے مکان کے قریب واقع ہے۔

——سول اینڈ ملٹری گزٹ کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے۔ کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے تنازعہ کل مندوبین کا پہلا جلسہ۔ جو لندن میں منعقد ہوا۔ سخت ہنگامہ خیز تھا۔ بعض ہندو مندوبین نے اس امر کا عہد لینے کی کوشش کی۔ کہ جو مفاہمت ہو۔ وہ عارضی ہو۔ اور اس میں کسی آئندہ تاریخ کو مزید غور و تجدید کرنے کے مواقع محفوظ رکھے جائیں۔ دوسرے مندوبین اور بالخصوص مسلمانوں نے اس کی پُر زور مخالفت کی۔ اور یہاں تک اعلان کر دیا کہ اگر کونفرنس کے افتتاح سے پہلے فرقہ وارانہ مسائل کا تصفیہ نہیں کیا جائے گا۔ تو ہم ہندوستان واپس چلے جائیں گے۔ جلسہ جمعہ تک ملتوی ہو گیا۔ ہز ہائنس آغا خان کی تحریک پر مکمل اجلاس کے موقع پر مسٹر ایم۔ اے جناح اور مسٹر سری نواس شاستری کو برطانی ہند کی طرف سے سپیکر مقرر کیا گیا۔

——رُگبی ۶ نومبر۔ متوفی لارڈ برانفرتھن کی جائداد کا اندازہ ساڑھے سترہ لاکھ پونڈ تک لگایا جا رہا ہے۔ آپ نے ہینڈز یونیورسٹی کے نام ایک لاکھ پونڈ اور شیفیلڈ، لیڈز اور برمنگھم کے تعلیمی اور خیراتی کاموں پر صرف کرنے کے لئے بیس بیس ہزار پونڈ کی وصیت کی ہے متعدد پادریوں سے ہر ایک کے نام پچیس پچیس ہزار پونڈ چھوڑے ہیں۔

——نئی دہلی ۷ نومبر۔ ممبر اسمبلی مسٹر گیا پرشاد سنگھ نے اسمبلی کے آخری اجلاس میں اس امر کا ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا۔ کہ دفعہ ۱۴۴ کی ترمیم کی جائے۔ تا کہ حکومت کے اختیارات میں کسی حد تک کمی ہو سکے۔ اب آپ نے اپنے ریزولیوشن پر دوبارہ غور کیا ہے۔ اور ترمیم شدہ ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیدیا ہے۔

——حکومت احاطہ بمبئی نے جملہ یوتھ لیگ ... کو خلاف قانون انجمنیں قرار دے دیا ہے۔

——رُگبی ۵ نومبر۔ وزیر ہند نے دار الاقوام کو مطلع کیا کہ میرے پاس جمعیت الاقوام کی فنانشل کمیٹی کے مندوبین کی ضمنی رپورٹ پہنچی ہے جس سے اس امر کا امکان پایا جاتا ہے۔ کہ سونے کی تازہ بہم رسانی دنیا کی آئندہ ضروریات کے لئے ناکافی ثابت ہو گی۔

——۸۰ عربوں کو مغربی طرابلس کے اندرونی مرکزوں سے ساحلی علاقہ میں منتقل اور نظر بند کر دیا گیا ہے۔ ان اعراب کی اس نظر بندی کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ ان کی نگرانی اور قابو رکھنے میں آسانی ہو۔

——حکومت حجاز نے ایک وائرلیس کمپنی کے ساتھ معاہدہ کیا ہے کہ حجاز کو لاسلکی کے دس سیٹ مہیا کرے۔

——آگرہ ۶ نومبر۔ کسی نامعلوم شخص نے کرشن لال نامی بزاز کی ناک کاٹ ڈالی۔ دوکاندار مذکور نے بدیشی کپڑے پر کانگرس کی لگائی ہوئی مہریں توڑ ڈالی تھیں۔

——علی گڑھ ۶ نومبر۔ ہز ہائنس خان قلات (بلوچستان) نے مسلم یونیورسٹی کو پانچ ہزار روپیہ کا نقد عطیہ مرحمت فرمایا ہے یہ رقم خزانچی کے دفتر میں موصول ہوئی ہے۔

——شیخوپورہ ۶ نومبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ متعدد سرکاری دفاتر عنقریب بند کر دیے جائیں۔ چنانچہ ڈرینج ڈویژن و اٹرلاگنگ ریکلیمیشن کا دفتر واقع شیخوپورہ چیف انجنیر کے حکم سے یکم نومبر سے بند ہو گیا۔ محکمہ نہر کے ۹ مزید ڈویژن جن میں حافظ آباد اور ڈیرہ غازی خاں بھی شامل ہیں بند ہونے والے ہیں۔ بیکانیر سرکل اور فرسٹ بہاولپور سرکل کے دفاتر واقع فیروزپور بند ہو چکے ہیں۔ پانچ سو روپیہ ماہوار کرایہ کی بچت کے لئے ڈسپوزل ڈویژن کا دفتر فیروزپور میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ اور کئی ٹھیکے بھی منسوخ ہو چکے ہیں۔ روپیہ کی قلت کی وجہ سے حکومت خرچ میں بچت کرنا چاہتی ہے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آبیانہ میں ۶ ر فی گھماؤں کے حساب سے اضافہ کیا جائیگا۔

بمبئی ۵ نومبر۔ بلگام کے نواحی علاقہ میں مسٹر دیشی پانڈے کے بنگلہ پر کل رات ایک بم پھٹا۔ کھانا کھانے کے وقت کسی نامعلوم شخص نے باورچی خانہ کی چھت پر بم پھینکا۔ کوئی آدمی زخمی نہ ہوا۔

کراچی۔ ۵ نومبر۔ آج صبح رام باغ گراؤنڈ کی دیواروں پر سائیکلوسٹائل پر چھاپہ شدہ انقلابی پوسٹر چسپاں پائے گئے۔ جن میں سندھ کے ایک پولیس کمشنر اور دو سب انسپکٹروں کو سات دن کے اندر اندر کراچی چھوڑ کر نکل جانے کی دھمکی دی گئی تھی۔ ورنہ انہیں بموں سے اڑا دیا جائے گا۔

نیویارک کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک امریکن جہاز میں گولہ پھٹ جانے کی وجہ سے اکیس آدمی ہلاک اور اکہتر زخمی ہوئے۔ جہاز کو ... نقصان پہنچا ہے۔

(عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)